ضبط تولید :۔

ایک صاحب نے مولانا سے ضبط تولید کی شرعی حیثیت کے بارے میں استفسار کیا تھا - اسی سلسلے میں عزل کا مسئلہ بھی آ گیا - نیز جرمنی میں ناقابل اصلاح اور لاعلاج بدکاروں کو قانوناً میکانی طریق پر بے کار کر دینے کے متعلق دریافت کیا گیا تھا کہ سوسائٹی کو ایسے لوگوں سے بچانے کے لئے ان تدابیر کا اختیار کرنا کہاں تک جائز ہے ؟ مولانا نے اس استفسار کے جواب میں ان خیالات کا اظہار فرمایا :

” بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ برتھ کنٹرول کے سلسلے میں شرع مداخلت کرے - یہ ایک خالص طبی اور اجتماعی مسئلہ ہے - اگر اصحاب علم محسوس کریں کہ سوسائٹی کے مصالح کے لئے اس کی ضرورت ہے تو ضرور اس کے حق میں رائے دے سکتے ہیں - اس طرح کی تمام باتوں کو مصالح مرسلہ میں سمجھنا چاہئے اور ان کا دروازہ پوری طرح باز ہے -

” مذہبی اور اخلاقی نقطہ نگاہ سے یہ بات کہی گئی ہے کہ اگر برتھ کنٹرول کے طریقے عام ہو گئے تو غیر شادی شدہ عورتوں کو جو اندیشہ ہوتا ہے وہ جاتا رہے گا - لیکن یہ اعتراض چنداں وقیع نہیں معلوم ہوتا - جو بگڑنے والی ہوتی ہیں ، وہ بگڑتی ہی ہیں - محض اس اندیشہ کی دیوار سے اخلاقی روک قائم نہیں رہ سکتی - بلاشبہ ضبط نفس اصل آئیڈیل ہے - لیکن معلوم ہے کہ عملاً چل نہیں سکتا - کم از کم اس وقت تک کا انسانی تجربہ یہی ہے - ایسی حالت میں جو لوگ طبی، منزلی ، خاندانی، اجتماعی اور اقتصادی مقتضیات پر زور دیتے ہیں یقیناً ان کے دلائل کی قوت سے انکار نہیں کیا جا سکتا - عزل کے متعلق دونوں طرح کی روایتیں موجود ہیں - اور تطبیق کی صورت یہی نکالی گئی ہے کہ اصل جواز ہے بشرطیکہ کوئی ایک فریق ہی نہیں بلکہ فریقین چاہیں -

” ہٹلر والے معاملے میں بھی کوئی شرعی رکاوٹ محسوس نہیں کرتا - شریعت علل و اسباب کی منکر نہیں بلکہ ان کی رعایت پر زور دیتی ہے - اگر